قائد احرار، جانشین امیر شریعت

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو

علماء کا خراجِ تحسین

مولانا عبد الرشید ربانی (سیکرٹری جنرل جمعیت علماء برطانیہ):

حضرت ابوذر بخاری کے علمی تبحر اور تقویٰ کے سب معترف ہیں۔ ان کی زندگی دعوت و تبلیغ کی روشن مثال ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی:

اُن جیسے وسیع المطالعہ محقق اور بذلہ سنج خطیب کا پایا جانا اب بظاہر ناممکن ہے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ صحابہ کرام کی سیرت و سوانح کے حافظ تھے۔ علم و تحقیق اور خطابت و سیادت میں وہ منفرد آدمی تھے۔

مولانا محمد اسلم شیخوپوری:

ان کا اعزاز و اکرام محض ایک بڑے باپ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ان کے ذاتی کمالات، انسانی اخلاق، وسیع مطالعہ اور اسلامی صفات بھی ایسے تھے کہ ان کے دشمن بھی ان کے احترام پر اپنے آپ کو مجبور پاتے تھے۔ دفاعِ صحابہ کے سلسلے میں ان کی خدمات قابلِ رشک ہیں۔ اس مسئلہ میں وہ کسی قسم کی رواداری اور مفاہمت کے قائل نہ تھے۔ وہ یقیناً فنافی الصحابہ تھے۔

مولانا عبد العزیز: (شجاع آباد)

وہ علم و فن کے پیکر اور اپنے فیوض سے دوسروں کو بہرہ مند کرنے والے تھے۔ اے کاش! کبھی ہم عصروں نے ان سے استفادہ کیا ہوتا۔

جناب عزیز الرحمٰن لدھیانوی (شیخوپورہ):

سید ابوذر بخاری، اپنے والد امیر شریعت کے بقول ان کی تصویر تھے۔ وہ اپنے نظریات پر پوری استقامت اور ایمانی غیرت کے ساتھ آخر دم تک قائم رہے۔

قاضی محمد طاہر علی الہاشمی:

اللہ تعالیٰ نے ان سے دین کی حفاظت کا وہ عظیم کام لیا، جس کی توفیق اس کے خاص بندوں ہی کو ملتی ہے۔ وہ الحب للّٰہ البغض للّٰہ اور اشداء علی الکفار رحماء بینہم پر کس خوبی سے عمل پیرا تھے۔

پروفیسر محمد اسلم رانا (لاہور):

ان کا ذکرِ الہیٰ کی حالت میں اللہ پاک کے ہاں حاضر ہو جانا باعثِ تقویتِ ایمان ہے۔

سید انیس شاہ جیلانی:

ابوذر بخاری بھی جاتے رہے۔ ہم بھی ان سے جاملیں گے۔

سید عطاء المہیمن بخاری:

انہوں نے عمر بھر استحصالی افکار و نظریات کا توڑ پیدا کیا اور اسلامی اصول و عقائد کی ترویج کے لئے خالص دینی جدوجہد کی۔ انہوں نے احرار کارکنوں اور اپنے سامعین کو ایک ہی پیغام دیا کہ انسانی نظاموں کے خاتمہ اور الہیٰ نظام کی بقاء و نفاذ کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کردو۔

عبداللطیف خالد چیمہ:

حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نے دینی جدوجہد میں مزاحمت کا راستہ اختیار کیا اور مفاہمت کی مذمت کی۔

مولانا محمد اسحق سلیمی:

شاہ جی، ہمارے فکری مرشد، قائد اور سپہ سالار تھے۔ انہوں نے ہماری تربیت میں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کیں اور عقیدہ و ایمان کے معاملہ میں احرار کارکنوں کو لافانی کر دیا۔

چودھری ثناء اللہ بھٹہ (لاہور):

اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے ہزاروں انسانوں کو ہدایت دی۔

حفیظ رضا پسروری:

ان کی ہمت و جرأت، ان کے علم و فضل سے کسی طرح کم نہ تھی۔ ان کی شخصیت ہمہ جہت اعلیٰ و ارفع تھی۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہ کے دفاع کی خاطر انہوں نے جو کارنامے سرانجام دیئے ان سے اصحابِ رسول ﷺ کی روحیں یقیناً خوش ہوں گی۔

مولانا محمد مغیرہ:

انہوں نے قرآن و سنت اور اسوۂ صحابہ کی روشنی میں جو اصول و عقائد اختیار کئے وہ تادمِ واپسیں پوری استقامت کے ساتھ ان پر کاربند رہے۔

ابوسفیان تائب:

ان کی شخصیت علم و عمل کا حسین امتزاج تھی۔ وہ ازواج و اولاد اور اصحابِ رسول ﷺ کی عزت و عظمت کے حقیقی پاسبان تھے۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی:

وہ علم و عمل میں اپنے اسلاف کے وارث تھے۔ خطابت ورثہ میں ملی، جسے انہوں نے سیرتِ رسول ﷺ اور سیرت ازواج و اصحاب رسول کے ابلاغ کے لئے وقف کردیا۔

جناب نذیر حق (لاہور):

امیر شریعت کی ایک نشانی دنیا سے رخصت ہو گئی اور یہ دنیا اللہ کے ایک سچے بندے سے خالی ہو گئی۔

عبد الستار سالک (نائب امیر جمیعت المجاہدین عالمی جموں و کشمیر):

اللہ کریم نے جس طرح ان سے دین کی خدمت کا کام لیا وہ ان کی سعادت تھی۔ آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن ان کی دینی خدمات تاریخ کا حصہ رہیں گی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں ان کا کردار اور ناقابل فراموش قربانیاں آئندہ نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔ زمانہ کوشش کرے گا لیکن ان کا ثانی نہیں لاسکے گا۔

نذیر احمد غازی: (سابق اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب)

مولانا ابوذر بخاری نے منکرینِ ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے میں تاریخی کردار ادا کیا۔

جناب احمد دین (راولپنڈی):

ان کا قرآن پڑھنا، ان کے دروس اور ان کی مجالس یاد آرہی ہیں۔ باکمال شخصیتیں ایک ایک کر کے اٹھ رہی ہیں اور اندھیرا بڑھ رہا ہے۔

ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ:

سید ابوذر بخاری اپنے والد حضرت امیر شریعت کے حریتِ فکر اور استقامت کردار کے سچے وارث تھے۔

ولی محمد واجد:

اس عہد میں وہ فلسفۂ عمرانیات کے امام، تاریخ پر زبردست عبور رکھنے والے بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے بے شمار فکری اور تاریخی مغالطوں کی نشاندہی کی، علماء کو متوجہ کیا اور آل و اصحابِ رسول علیہم الرضوان کے خلاف سبائی سازشوں کو طشت ازبام کیا۔

سید عطاء المحسن بخاری:

انہوں نے ساری زندگی مجاہدانہ شان اور فقیرانہ آن کے ساتھ بسر کی۔ وہ علم و تقویٰ اور جرأت و قربانی کا پیکر تھے۔ پاکستان میں لادین جمہوری سیاست کے خلاف سب سے پہلی، سب سے مؤثر اور سب سے منظم فکری تحریک انہوں نے ہی پیدا کی۔ شہرت، اقتدار اور آسائش کو ٹھکراتے ہوئے ہمیشہ دینی غیرت اور علمی دیانت کی تابناک مثالیں قائم کیں۔ وہ بانیٔ تحریک مدحِ معاویہؓ اور محافظ ناموسِ صحابہؓ تھے۔ (بقیہ صـ۳۲ پر)